ادب کی اہمیت
اور
مسجد کے آداب

مدلل



- ادب کی اہمیت
- گھر سے مسجد جانے کے آداب
- حدودِ مسجد کے آداب
- مسجد کی بے ادبی کوئی معمولی جرم نہیں
- مسجد کی خدمت کا اجرِ عظیم

تصدیقات: دارُالاِفتاء دارُالعُلوم دیوبند

کلماتِ تقریظ: عارف باللہ حضرت مولانا شاہ مُحمّد جمالُ الرّحمن صاحب مفتاحی مدظلہ العالی

مُرتب

مولوی مُحمّد منوّر حیدرآبادی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلاَ تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا (سورۃالجن:۱۸)

اور یہ کہ مسجدیں اللہ کیلئے ہیں لہٰذا اللہ کے ساتھ کسی اور کومت پکارو۔

ادب کی اہمیت
اور
مسجد کے آداب

مدلل

تصدیقات

دارُالاِفتاء دارُالعُلوم دیوُبند

کلماتِ تقریظ

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمدؐ جمالُ الرحمٰن صاحب مفتاحی مدظلہ العالی

مُرتب

مولوی محمدؐ منوّر حیدرآبادی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : ادب کی اہمیت اور مسجد کے آداب

جمع وترتیب : مولوی محمد منور حیدر آبادی

تصدیقات : دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

کلماتِ تقریظ : حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمٰن صاحب مفتاحی مدظلہ العالی

سن طباعت :

تعداد : ۱۰۰۰

صفحات : ۳۶

قیمت : ۳۰ روپے

ناشر : صدیقی قرآنی عملیات سینٹر

73536 36639

اس کتابچہ کی طباعت واشاعت میں بغیر کسی تبدیلی کے عام اجازت ہے۔ [مرتب]

فہرستِ مضامین

پیشِ لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلاَۃُ وَالسَّلاَمُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْن سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ. اَمَّابَعْدُ!

دینِ اسلام مکمل اور اللہ کا پسندیدہ دین ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلاَمَ دِیْنًا** ① ترجمہ: آج کے دن میں نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے بحیثیتِ دین اسلام کو پسند کیا ہے۔

مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ دینِ اسلام مکمل ہونے کے ساتھ ساتھ نعمتوں سے بھرا ہوا اور اللہ کا پسندیدہ دین ہے۔

لہٰذا دینِ اسلام جس طرح سے انسانی زندگی کی رہنمائی اور رہبری کرتا ہے ویسا کوئی مذہب نہیں کرتا، انسان کے پیدا ہونے سے لیکر قبر میں دفن کئے جانے تک زندگی کے ہر موقع پر لمحہ لمحہ انسان کو دینِ اسلام مکمل رہبری اور رہنمائی کرتا ہے، حتیٰ کہ انسان کی زندگی کو خوبصورت بنانے کیلئے انسان کو اخلاق وآداب سے آراستہ کیا، تاکہ ایک مومن بندہ کا ہر قول وعمل ممتاز رہے اور دوسروں کی نظر میں ہنسی مذاق نہ بنے اور مومن بندہ کو احساسِ شرمندگی نہ ہو۔ دینِ اسلام انسان کو اخلاق وآداب پر

① سورۃ المائدہ، رقم الآیۃ: ۳

اس لئے زور دیتا ہے کہ یہ انسانیت کی اصل پہچان ہے۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے بہترین انسان کون ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے اخلاق و (آداب) اچھے ہوں۔ ❶ اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اچھے اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ ❷ یعنی اس دنیا میں میری بعثت کا ایک عظیم مقصد یہ ہے کہ انسانی اخلاق وآداب و اوصاف کو بیان کروں اور ان کو درجۂ کمال تک پہنچادوں۔

چنانچہ بہترین انسان وہ ہے جو وقت اور موقع کی مناسبت سے اپنے اچھے اور عمدہ اخلاق وآداب سے پیش آئے، مومن کی روزمرہ زندگی میں ایک موقع ایسا آتا ہے جہاں نہایت ہی ادب واحترام سے پیش آنا ہوتا ہے، لہٰذا جب کوئی مومن بندہ اللہ تعالیٰ کی محبوب جگہوں پر یعنی مسجدوں میں آداب کی رعایت کرتے ہوئے عبادات میں مصروف رہتا ہے، دراصل وہی شخص حقیقی معنوں میں منجانب اللہ فائدے حاصل کر رہا ہوتا ہے۔

الحمدللہ! پیشِ نظر کتابچہ میں مسجد کے آداب کو مدلل جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے، یہ محض اللہ تعالیٰ کی توفیق وعنایت خاصہ کے طفیل یہ بندہ کو یہ چھوٹا سا کتابچہ

❶ مسند احمد: اول مسند الکوفیین، حدیث اسامة بن شریکؓ

❷ موطأ امام مالک: کتاب الجامع، ماجاء فی حسن الخلق

"ادب کی اہمیت اور مسجد کے آداب" کے نام سے جمع کرنے کی سعادت ملی۔ بعد ازاں اس کتابچہ کی تصدیق کیلئے دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کو ارسال کیا گیا جس پر حضرات مفتیان کرام تصدیقات کر کے ہمت افزائی فرمائی۔ یہ بندہ ان حضرات مفتیان کرام کا بیحد ممنون ومشکور ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعاء گو ہے کہ ان مفتیان کرام کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔آمین. نیز اس کتابچہ کو "مسجد کے آداب" کے نام سے حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمٰن صاحب مفتاحی مدظلہ العالی کو پیش کیا گیا تھا، بعد از مطالعہ حضرت مولانا نے اس کتابچہ کا مکمل نام "ادب کی اہمیت اور مسجد کے آداب" کو تجویز فرمایا۔ پھر بطور تقریظی کلمات قلم بند کیا اور دعاؤں سے نوازا۔ یہ بندہ حضرت مولانا کا ممنون ومشکور ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعاء گو ہے کہ حضرت مولانا کے سایہ کو امت کیلئے بابرکت بنائے۔آمین واضح رہے کہ حضرت مولانا سے تقریظی کلمات قلم بند کروانے میں مولانا محمد عظیم الدین صاحب قاسمی (شنکر پلی) کی جدوجہد رہی ہے۔

نیز میرے والد بزرگوار مکرم ومحترم محمد مختار صاحب مدظلہٗ اور میری مکرمہ و محترمہ والدہ ماجدہ صاحبہ مدظلہا ان دونوں محترمین کی دعائیں سایۂ ہمیشگی کی طرح رہی ہیں، اور افرادِ خاندان ومحبین کی نیک تمنائیں ساتھ رہی ہیں۔ اور یہ بندہ کے ایک مخلص ساتھی ہیں جو اس کارِ خیر کو پائے تکمیل تک پہنچانے کیلئے طباعت واشاعت کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں، اب الحمدللہ یہ کاوش کتاب کی شکل میں آپ کے

ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اور اپنی محبت عطاء فرمائے اُن تمام معاونین کو جنہوں نے جس طرح سے بھی اس کتابچہ کی تیاری میں حصہ لیا ہے۔ آمین

اخیر میں قارئین کرام سے التماس ہے کہ اس کتابچہ میں کسی بھی قسم کی کمی و بیشی واغلاط نظر آئے تو آپ حضرات مرتب کو ضرور مطلع فرمائیں۔ مرتب آپ کا بے حد ممنون ومشکور اور دعا گو رہے گا۔ اس کتابچہ کے تمام حوالہ جات حاشیہ میں دیئے گئے ہیں تا کہ اصل متن پڑھنے میں آسانی رہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ اس چھوٹی سی خدمت کو قبول فرمائے اور قارئین کرام کیلئے اور مجھ بندہ کیلئے عمل کرنا آسان فرمائے اور اس کو ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

بندہ: محمد منور غفرلہٗ

۱۳/ ذوالقعدہ ۱۴۳۶ھ

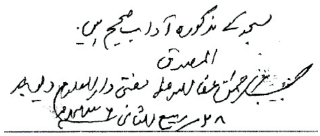
ای میل: munawar766@gmail.com

تصدیقات مع عکسی تحریر

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

تصدیق: مسجد کے مذکورہ آداب صحیح ہیں۔

المصدق حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ مفتی دارالعلوم دیوبند ۲۸/ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ

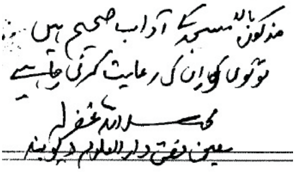

مسجد کے مذکورہ آداب صحیح ہیں۔
المصدق
حبیب الرحمن عفا اللہ عنہ مفتی دار العلوم دیوبند
۲۸ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ

تصدیق: المصدق محمود حسن غفرلہٗ بلند شہری۔


المصدق
محمود حسن غفرلہ
بلند شہری

تصدیق: مذکورہ بالا مسجد کے آداب صحیح ہیں، لوگوں کو ان کی رعایت کرنی چاہئے۔

محمد اسد اللہ غفرلہٗ معین مفتی دارالعلوم دیوبند


مذکورہ بالا مسجد کے آداب صحیح ہیں
لوگوں کو ان کی رعایت کرنی چاہیے
محمد اسد اللہ غفرلہ
معین مفتی دار العلوم دیوبند



کلماتِ تقریظ

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمٰن صاحب مفتاحی مدظلہ العالی

(صدر مجلس تحفظ ختم نبوت و دینی مدارس بورڈ تلنگانہ وآندھرا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حسن عمل، ادب بالخصوص آداب المساجد کے بارے میں جو مواد اکھٹا فرمایا ہے، اس کو دیکھنے کا موقع ملا، موجودہ حالات میں مسجد کے آداب کے سلسلہ میں جو غیر معمولی کوتاہیاں دیکھنے کو مل رہی ہیں اسکے پس منظر میں یہ مضمون بہت ہی مفید اور گرانقدر ہے ضرورت ہے کہ اسکو زیادہ سے زیادہ لوگ پڑھیں اور اعمال میں اس کی رعایت رکھیں تا کہ حقیقی فوائد حاصل ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ اسکو قبول فرمائے اور سب کیلئے نافع بنائے۔ (آمین)

۲۵؍رجب المرجب ۱۴۳۶ھ

کلماتِ تقریظ کی عکسی تحریر

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمٰن صاحب مفتاحی مدظلہ العالی

(صدر مجلس تحفظ ختم نبوت و دینی مدارس بورڈ تلنگانہ و آندھرا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

حسن عمل، ادب
بالخصوص آداب المساجد کے بارے میں جو مواد اکٹھا
کیا گیا ہے۔ اس کو دیکھنے کا موقع ملا۔ موجودہ حالات میں مساجد
کے آداب کے سلسلہ میں جو غیر معمولی کوتاہیاں دیکھنے کو
مل رہی ہیں، اس کے پس منظر میں یہ مضمون بہت ہی
مفید اور اس کی اشاعت کی ضرورت ہے، اس کو زیادہ سے
زیادہ لوگ پڑھیں اور اعمال میں اس کی رعایت رکھیں
تاکہ حقیقی فوائد حاصل ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ
اس کو قبول فرمائے۔ اور سب کیلئے نافع بنائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ادب کی اہمیت

ادب کے معنی ہیں: وہ قول وفعل جس کو اچھا اور قابل تعریف کہا جائے یا ادب کا مطلب یہ ہے کہ ہر بات کو درستی اور اچھائی کے ساتھ اچھے موقع پر کہا جائے اور ہر کام کو احتیاط اور دور اندیشی کے ساتھ انجام دیا جائے۔ ادب اپنے وسیع تر مفہوم سے انسانی زندگی اور تہذیب و معاشرت کے مختلف پہلوؤں میں سموئے ہوئے ہے۔

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جس کو ادب کی توفیق ہوئی اسے سعادت ملی اور جو ادب سے محروم ہوا اسے شقاوت ملی۔ گویا کہ باادب بانصیب اور بے ادب بےنصیب۔ اللہ تعالیٰ کو اعمال کی کثرت کی بہ نسبت اعمال کا حسن زیادہ محبوب ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے موت وحیات کی تخلیق یوں بیان کیا: خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ① ترجمہ: موت وحیات کو پیدا کیا تاکہ آزمائے کہ تم میں سے کون اعمال کے لحاظ سے حسن تر ہے۔

یادرکھیں کہ جو عمل بھی آداب سے خالی ہوگا وہ درحقیقت حسن و جمال سے خالی ہوگا، لہٰذا بارگاہِ الٰہی میں ناپسندیدہ ہوگا، اس لئے مومن کو چاہئے کہ آداب

---

① سورة الملک ، رقم الآية: ٢

سے اپنے اعمال کو زینت بخشے۔ حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ ❶ ترجمہ: اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔

اعمال کو حسن کی زینت سے مزین کرنے کیلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ امت کو آداب کی تعلیم دی گئی ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ ❷ ترجمہ: مجھے میرے رب نے ادب سکھایا اور بہترین ادب سکھایا۔ آداب کی اہمیت ہی کی وجہ سے

- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پہلے ادب سیکھو پھر علم سیکھو۔ ❸
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: ہر شئے کی کوئی قیمت ہوتی ہے، انسان کی قیمت اس کا علم اور ادب ہے۔ ❹
- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی نظر میں کوئی بندہ حقیر نہیں ہوتا مگر وہ جو علم اور ادب سے خالی ہو۔ ❺
- حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ملفوظ ہے: بے ادب خالق و مخلوق دونوں کا معتوب و مغضوب ہوتا ہے۔ ❻

---

❶ صحیح مسلم: کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ

❷ کنز العمال ، رقم الحدیث: ۳۱۸۹۵ ❸ الآداب الشرعیہ: ۵۵۷۳

❹ روضۃ الواعظین : ج ۱ ،ص ۱۱ ❺ کنز العمال ، رقم الحدیث: ۲۸۸۰۶

❻ مخزن اخلاق: ص ۱۰۱

- علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ادب نام ہے خیر کی تمام باتوں کا کسی بندے کے اندر یکجا ہونا۔ ❶
- علامہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ تابعین جس طرح علم سیکھا کرتے تھے بالکل اسی طرح ادب بھی سیکھا کرتے تھے۔ ❷

مذکورہ بالا اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ اکابرین کی نظر میں ادب کی بڑی اہمیت ہوتی تھی اور آداب کو ترجیح دیا کرتے تھے، لہٰذا ہر مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے اعمال کو آداب کے زیور سے آراستہ کرنے کی حتی المقدور کوشش کرے۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور پر آگ دِکھلا کر اپنی طرف متوجہ کیا، اور جب قریب پہنچے تو فرمایا: **اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ بِالْوَادِالْمُقَدَّسِ طُوًی.** ❸ ترجمہ: بیشک میں تمہارا رب ہوں پس تم اپنی جوتیاں اُتار ڈالو، (کیونکہ) تم ایک پاک میدان یعنی طویٰ میں ہو۔ اس آیت کریمہ میں "جوتے اُتارنے کا حکم یا تو اس لئے دیا گیا کہ یہ مقامِ ادب ہے اور جوتا اُتار کر ننگے پاؤں ہوجانا مقتضائے ادب ہے (یعنی ادب کا تقاضا کیا گیا)"۔ ❹

مذکورہ آیت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ہر مومن بندہ کو یہ تعلیم دے رہا ہے کہ پاک جگہوں پر ادب کو لازم پکڑو۔

---

❶ مدارج السالکین: ج ۲، ص ۳۱۵

❷ الجامع لاخلاق الراوی و آداب السامع: ج ۱، ص ۹

❸ سورۃ طٰہٰ، رقم الآیۃ: ۱۲ ❹ معارف القرآن: ج ٦، ص ٧٠

ایک مومن بندہ صبح سے لیکر شام تک بہت سے اعمال سے گزرتا ہے جن کو مختلف جگہوں پر انجام دیتا ہے روزانہ انجام دیئے جانے والے اعمال میں سے ایک مہتم بالشان عمل نماز ہے، جو اسلام کا بنیادی رکن ہے اور اللہ کے قرب کا سب اعمال سے زیادہ قوی ذریعہ ہے، جس کو باجماعت ادا کرنے کیلئے مسجدیں تعمیر کی گئی ہیں، جو عنداللہ ساری جگہوں میں بہترین جگہیں ہیں۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب جگہوں سے زیادہ محبوب و پسندیدہ جگہیں مساجد ہیں۔ (۱)

یہ مسجدیں نزولِ رحمت کے مقامات ہیں جہاں پر آنے والوں کے دامن رحمت سے بھر دیئے جاتے ہیں، یہ مسجدیں فرشتوں کے ٹھکانے ہیں یہاں پر زیادہ وقت گزارنے والے اشخاص فرشتوں کی صفت ''اطاعت'' سے خاص حصہ پا لیتے ہیں۔ کیا خوش نصیب ہوگا وہ شخص جس کا منجانب اللہ اکرام کیا جاتا ہو۔

حدیثِ پاک میں آتا ہے: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے گھر میں اچھی طرح وضو کر کے مسجد آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے (اللہ تعالیٰ اس کے میزبان ہیں) اور میزبان کے ذمہ ہے کہ مہمان کا اکرام کرے۔ (۲)

---

(۱) صحيح مسلم: كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل الجلوس فى مصلاه بعد الصبح وفضل المساجد

(۲) المعجم الكبير للطبراني: ج ۴، ص ۴۸۲، رقم الحديث: ۶۰۱۶

لہٰذا مسجد کی حاضری اور وقت گزاری ایک مستقل عمل ہے جس کے بہت سے آداب بتائے گئے ہیں، تا کہ ہر مومن بندہ ان آداب کی رعایت کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے اجر وانعام کا مستحق بنے۔

دنیاوی حکام کے اجلاسوں کے آداب جنھیں ہم رات دن اپنی زندگی میں برتتے ہیں، ان کو سامنے رکھ کر ہمیں غور کرنا چاہئے کہ اُس دربار کی عزت ووقعت کا کیا حال ہوگا جو انسانوں کا نہیں بلکہ تمام جہانوں کے خالق و مالک کا گھر کہلاتا ہے، جو احکم الحاکمین کے روبرو ہونے کا مقام ہے اور جو اُسی کے آگے سجدہ کرنے کے لئے مخصوص ہے۔ یقینی طور پر اس کے آداب بھی اسی اعتبار سے بلند ہوں گے اور ان کا بجالانا بھی اسی قدر ضروری ہوگا۔

گھر سے مسجد جانے کے آداب

گھر سے جب مسجد کی طرف چلنے لگے تو سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے وضو کرلیا جائے اور پھر پیدل نکلے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں جماعت کی نماز میں ثواب کی زیادتی کا ذکر فرمایا ہے وہاں یہ تفصیل لکھی ہوئی ہے کہ ثواب کی زیادتی اس وجہ سے ہے کہ پہلے وضو کیا اور اس کے بعد نماز کیلئے خالص نیت سے مسجد روانہ ہوا اور انہی آداب کے ساتھ پیدل چلنے پر درجہ کی بلندی اور گناہ کی معافی کی بشارت ہے۔[۱]

---

۱ صحیح بخاری: کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی مسجد السوق

ضرورت بھی یہی ہے کہ دربارِ خداوندی کیلئے پوری تیاری کے ساتھ چلیں، کپڑے اور بدن بھی پاک وصاف ہو اور اعضاء وضو جو وہاں جا کر نمایاں طور پر مصروفِ مناجات اور اظہارِ تذلل میں پیش پیش ہوں گے اسلئے صاف ستھرے اور پاکیزہ ہوں۔

روانہ ہوتے ہوئے ایک نظر اپنی ظاہری ہیئت پر بھی ڈال لی جائے اور یہ خیال رکھتے ہوئے کہ ہم ایک عظیم المرتبت دربار کو جا رہے ہیں، اتنا عظیم المرتبت کہ اسے دنیا کی جنت سے تعبیر کیا جائے تو مبالغہ نہیں، چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم جنت کے باغوں میں جایا کرو تو وہاں میوہ کھایا کرو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ دنیا میں جنت کے باغ کہاں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجدیں۔ ❶ اس لئے وہاں ہر طرح کی نجاست حقیقی اور حکمی سے پاک ہو کر جانا ضروری ہے، ادب یہ بھی ہے کہ ظاہری ہیئت عمدہ سے عمدہ ہو ایسی عمدہ جو شریعت کی نظر میں جائز ہو۔

حتی المقدور کپڑے پاک وصاف ہونے کے ساتھ عمدہ بھی ہوں، پورا بدن کپڑوں سے ڈھکا ہوا ہو، کرتہ کی آستین پوری ہو، پاجامہ ٹخنوں سے اوپر ہو، کپڑے چست نہ ہو، ٹوپی یا عمامہ سے سر ڈھکا ہوا ہو، اگر اللہ تعالیٰ نے وسعت

❶ مشکوٰۃ المصابیح: الفصل الثانی، باب المساجد ومواضع الصلاۃ

عطا کی ہے تو خوشبو مل لیں، تا کہ پسینہ وغیرہ کی بو بالکلیہ جاتی رہے اور فرشتوں کو کوئی اذیت نہ پہنچنے پائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **يَا بَنِيٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ...** ❶ ترجمہ: اے آدم کی اولاد! تم مسجد کی حاضری کے وقت اپنا لباسِ زینت پہن لیا کرو۔ یعنی جب عرض و نیاز اور مناجات و سرگوشی کیلئے دربارِ الٰہی میں آؤ تو صاف ستھرا لباس زیب تن کر لیا کرو جو کہ پاک وصاف اور شرعی حدود کے مطابق ہو، تم احکم الحاکمین کے سامنے اس کے دربار میں حاضری دے رہے ہو تو ظاہری آداب کا بھی پورا پورا لحاظ رکھو، تا کہ ظاہری طور پر بھی کسی کو بے ادبی کا شبہ نہ ہو سکے۔ یہ درست ہے کہ وہ پہلے دل کی گہرائی کو دیکھتا ہے مگر دل کی صفائی کا اثر جسم پر بھی ہونا ضروری ہے اس میں ذرّہ بھر شک نہیں کہ دل کی ویرانی کے ساتھ جو زیب و زینت ہوتی ہے وہ کسی درجہ میں مطلوب نہیں، لیکن موجودہ دَور میں دین کی رسمی محبت کی وجہ سے لباس میں جو بے پرواہی ہوتی ہے وہ بھی کسی درجہ میں پسندیدہ نہیں ہے، مذکورہ آیت سے مسجد کیلئے حسنِ ہیئت کا حکم بھی معلوم ہوتا ہے جو مسجد کی بزرگی و احترام کا ایک دل نشین طریقہ ہے۔

مسجد جاتے ہوئے یہ خیال رہے کہ ہم ایک بڑی عبادت کیلئے بڑے مقدس گھر کی طرف جا رہے ہیں، اس لئے رفتار میں پورا وقار ہو، اعتدال اور سکینت نمایاں ہو، ایسی رفتار ہرگز نہ اختیار کی جائے کہ جس سے دیکھنے والا ہلکا پن

---

❶ سورة الاعراف، رقم الآية: ٣١

محسوس کرے اور عام نظروں میں مضحکہ خیز (یعنی ہنسی مذاق) کی حد تک پہنچ جائے، ساتھ ہی یہ بات بھی ہے کہ نماز کا ارادہ کرنا بھی نماز ہی کے حکم میں ہے، اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ نماز کیلئے اس طرح آؤ کہ تم پر وقار واطمینان ہو، جو پالو پڑھ لو، اور جو چھوٹ جائے اسے پورا کرلو، جب تم میں سے کوئی نماز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ حکماً نماز ہی میں ہوتا ہے۔❶ لہٰذا حتی الوسع نماز کے خلاف امور سے پورا اجتناب کیا جائے، راستہ چلتے ہوئے لہو ولعب، ہنسی مذاق اور ناجائز چیزوں پر نظر ڈالنے سے پرہیز کیا جائے، نگاہیں نیچی ہو، دل میں محبت و خشیت الٰہی ہو اور امید وخوف کی کیفیت طاری ہو، چہرہ پر تواضع اور تذلل کے آثار نمایاں ہوں، مگر یہ سب کسی اور کیلئے ہرگز ہرگز نہ ہو محض اللہ تعالیٰ کیلئے ہو۔

راستہ اس طرح طے کر کے جب مسجد کے دروازہ پر پہنچ جائیں تو ذرا قلب و جگر کو تھام لیں کہ اب بہت ہی بڑے دربار میں داخل ہو رہا ہوں، بعض بزرگانِ دین کا مسجد کے دروازہ پر پہنچ کر خوف سے رنگ بدل جاتا تھا اور ان کی عجیب کیفیت ہو جاتی تھی۔ لوگ دریافت کرتے تو فرماتے کہ جب لوگ دنیا کے کسی حاکم کے دربار میں جاتے ہیں تو ان پر اس کا رعب چھا جاتا ہے اور ڈرتے ہیں کہ کوئی بات دربار کے آداب اور حاکم کی شان کے خلاف نہ ہو جائے۔ تو کیا میں احکم الحاکمین کے دربار کی اتنی بھی وقعت نہ کروں؟ جتنی کہ ایک ادنیٰ حاکم کی کیجاتی ہے۔❷

❶ صحيح مسلم: كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب اتيان الصلاة بوقار وسكينة ❷ نظام الفتاوی: باب مسجد جانے کے آداب

حدودِ مسجد کے آداب

پہلی بات یہ ہے کہ حدودِ مسجد کا مطلب بہت سے لوگ نہیں سمجھتے، اسی وجہ سے بعض مرتبہ ان کا اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے اور انھیں اس کا احساس تک نہیں ہوتا، اور مسجد کا ادب واحترام بھی نہیں کر پاتے، اس لئے خوب اچھی طرح سمجھ لیجئے گا کہ حدودِ مسجد کا مطلب کیا ہے؟ عام بول چال میں تو مسجد کے پورے احاطے کو مسجد ہی کہتے ہیں، لیکن شرعی اعتبار سے یہ پورا احاطہ مسجد ہونا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ شرعاً مسجد صرف اتنے حصے کو کہا جائے گا جسے بنانے والے نے مسجد قرار دیا ہو یعنی نماز پڑھنے کے علاوہ اس سے کچھ مقصود نہ ہو، تقریباً ہر مسجد میں کچھ حصہ ایسا ہوتا ہے جو شرعاً مسجد نہیں ہوتا، لیکن مسجد کی ضروریات کے لئے وقف ہوتا ہے، مثلاً وضوخانہ، غسل خانہ، استنجاء کی جگہ، نماز جنازہ پڑھنے کی جگہ، اذان دینے یا مائک سسٹم کا کمرہ، امام کا کمرہ، گودام وغیرہ وغیرہ، ان حصوں پر شرعاً مسجد کے احکام جاری نہیں ہوتے، چنانچہ ان حصوں میں ناپاکی کی حالت میں جانا بھی جائز ہے، جبکہ اصل حدودِ مسجد میں ناپاک کا داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ ❶

ادب: مسجد میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعاء پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ. پھر سیدھا پیر داخل کرے۔ ❷

---

❶ مسائل مساجد: مسائل رفعت قاسمی، ص ۶۵

❷ صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب مایقول اذا دخل المسجد

ادب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ صلوۃ وسلام پڑھے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ ❶

ادب: اعتکاف کی نیت کرے۔ **بِسْمِ اللّٰہِ دَخَلْتُ وَعَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَنَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَافْ۔** یا **(نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَافْ)** کہنا بھی کافی ہے۔ ❷

ادب: مسجد میں پہنچنے پر اگر کچھ لوگوں کو بیٹھا دیکھے تو ان کو سلام کرے، اور کوئی نہ ہو یا نماز میں مشغول ہوں تو پست آواز میں **اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا مِنْ رَّبِّنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصّٰلِحِیْن** کہے، مسجد کے حاضرین نفل نماز یا تلاوت وتسبیح وغیرہ میں مشغول ہوں تو ان کو سلام کرنا درست نہیں ہے۔ ❸

ادب: مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد کی نماز پڑھے۔ ❹

مسئلہ: جبکہ اس وقت نماز پڑھنا مکروہ نہ ہو، مثلاً عین آفتاب کے طلوع یا غروب یا استواءِ نصف النہار کا وقت نہ ہو۔ ❺

ادب: مسجد میں اپنے لئے مخصوص جگہ مقرر نہ کرے۔ ❻

ادب: مسجد میں بیٹھنے کی جگہ کیلئے کسی سے جھگڑا نہ کرے۔ ❼

---

❶ لوامع الانوار شرح كتاب الاذكار : باب مايقوله عند دخول المسجد والخروج منه

❷ لوامع الانوار شرح كتاب الاذكار: باب ما يقول فی المسجد

❸ تفسير قرطبی: سورة النور، رقم الآية:۲۷، مسئله ۱۷ / كتاب الفتاوی: ج۴، ص۲۴۳

❹ صحيح مسلم : كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب تحية المسجد بركعتين

❺ فتاوی محموديه: ج۹، ص ۸۲ ❻ كتاب الفتاوی: ج۴، ص ۲۶۸

❼ صحيح بخاری: كتاب الاستئذان، باب تفسحوا فی المجلس فافسحوا

ادب: جہاں صف میں پوری جگہ نہ ہو وہاں گھس کر لوگوں پر تنگی پیدا نہ کرے۔ ❶

ادب: صفوں میں مردوں اور چھوٹے بچوں میں ترتیب قائم رکھے۔ ❷

حدیث پاک: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنی قوم سے فرمایا: کیا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیلئے کھڑے ہوئے، پہلے مردوں کی صف لگوائی، ان کے پیچھے بچوں کی صف لگوائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی۔ ❸

ادب: مسجد میں آواز بلند نہ کرے۔ ❹

ادب: مسجد میں اپنی انگلیاں نہ چٹخائے۔ ❺

ادب: مسجد میں اپنے بدن کے کسی حصہ سے نہ کھیلے۔ ❻

ادب: مسجد میں تھوکنے یا ناک صاف کرنے سے پرہیز کرے۔ ❼

ادب: مسجد میں کچی پیاز یا لہسن کھا کر نہ جائے۔ حدیث پاک: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس بدبودار درخت (پیاز یا لہسن) سے کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے، کیونکہ جس چیز

---

❶ كنز العمال، رقم الحديث: ٢٠٩٩٦

❷❸ سنن ابی داؤد: كتاب الصلاة، باب مقام الصبيان من الصف

❹ سنن ابن ماجه: كتاب المساجد والجماعات، باب مايكره فی المساجد

❺ سنن ابن ماجه: كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب مايكره فی الصلاة

❻ فتاوى هنديه: كتاب الصلاة، باب فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها

❼ صحيح مسلم: كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب النهی عن البصاق فی المسجد

سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ ❶

مسئلہ جو گٹکا سگریٹ وغیرہ استعمال کرتے ہوں یا ایسے ہی جن کے منھ سے بدبو آتی ہو، ایسے لوگ مسجد میں داخل ہونے سے قبل منھ سے بدبو کو زائل کرلیں۔ اسی طرح جو لوگ قصائی ہو یا مچھلی فروخت کرتے ہوں یا محنت مزدوری کرتے ہوں، ایسے تمام لوگ مسجد آنے سے قبل اپنا دوسرا پاک وصاف لباس زیب تن کرلیں اور خوشبو مل لیں، تاکہ بساند اور پسینے کی بو جاتی رہے، اور انسانوں اور فرشتوں کو اذیت نہ پہنچے۔ ❷

ادب: مسجد میں کثرت سے ذکراللہ میں مشغول رہے۔ ❸

ادب: مسجد میں کوئی نماز میں مشغول ہوں تو ذکر، قرآن پاک کی تلاوت وغیرہ با آواز بلند نہ کرے۔ حدیث شریف: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اعتکاف فرمایا، آپؐ نے لوگوں کو بلند آواز سے قرآت کرتے سنا تو پردہ ہٹایا اور فرمایا: لوگو! سنو، تم میں سے ہر ایک (مسجد میں) اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، تو کوئی کسی کو ایذا نہ پہنچائے اور قرآت (یا نماز) میں اپنی آواز کو دوسرے کی آواز سے بلند نہ کرے۔ ❹

مسئلہ مسجد میں ذکر جہر وغیرہ سے نمازیوں کو تشویش اور تکلیف ہوتی ہو تو ایسی صورت

---

❶ صحيح مسلم: كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب النهى عن اكل ثوما

❷ فتاوى محموديه: باب نجاستوں کے احکام

❸ تفسير قرطبي: سورة الجمعة، رقم الآية:۱۱، مسئله نمبر:۱۶ / كتاب الفتاوى: ج۴، ص۲۴۴

❹ سنن ابى داؤد: ابواب قيام الليل، باب فى رفع الصوت بالقراءة

میں مسجد میں زور زور سے ذکر وغیرہ کرنا جائز نہیں۔ ❶

مسئلہ ایسی صورت اختیار کی جائے جس سے دونوں سلسلے جاری رہیں، مسجد بڑی ہوتو اس کے کسی گوشہ میں یا برامدہ یا صحن میں تعلیم (ذکر جہر، تقریر، اعلان وغیرہ) کرلیں، جبکہ نمازی اندر سنت وغیرہ پڑھ رہے ہوں۔ ❷

فائدہ تقریباً مساجد میں خطبۂ جمعہ سے قبل تقریر کی جاتی ہے لہٰذا اس دوران نماز نہ پڑھے کہ نماز میں خلل ہوگا، تقریر کے بعد جو وقت دیا جاتا ہے اس وقت اپنی نماز خطبہ سے پہلے پڑھ لیں۔[۱]

ادب: مسجد میں دنیا کی باتیں نہ کرے۔ ❸

فائدہ آدابِ مسجد میں یہ ایک اہم مسئلہ ہے اس زمانہ میں اس گناہ میں عوام وخواص دونوں ہی کم وبیش مبتلا ہیں، اسلئے اس مسئلہ کو ذرا تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ یہ اس قدر اہم مسئلہ ہے کہ قرآنِ پاک نے اپنے معجزانہ ڈھنگ میں اسے بیان کیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا۔** ❹

ترجمہ: اور یہ کہ مسجدیں اللہ کیلئے ہیں لہٰذا اللہ کے ساتھ کسی اور کو مت پکارو۔

مفسرین نے اس آیت کے ضمن میں مسجد میں دنیا کی گفتگو کا مسئلہ کھول کر لکھا ہے اور

---

❶ ردالمختار: کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیھا

❷ فتاوی رحیمیہ: احکام المساجد والمدارس، ج۹، ص۱۰۹ — [۱] مرتب

❸ آپ کے مسائل... مسجد کے مسائل: ج۳، ص۲۵۸

❹ سورۃ الجن، رقم الآیۃ: ۱۸

اس کو واضح کیا ہے کہ یہ گھر اللہ تعالیٰ کی یاد، اس کی تسبیح و تقدیس اور عبادت کیلئے مخصوص ہے۔ حدیث پاک: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر عنقریب ایک ایسا وقت آئے گا کہ وہ اپنی دنیاداری کی باتیں مسجدوں میں کیا کریں گے لہٰذا تم ان کے پاس بھی نہ بیٹھنا (تم ان کی گفتگو میں شریک نہ ہونا کہ ان کے شریک کہلاؤ) کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ❶

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ جو کوئی مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے لگتا ہے تو فرشتے اس کو کہتے ہیں "اے اللہ کے ولی خاموش ہوجا" پھر اگر بات کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں "اے اللہ کے دشمن چپ ہو" پھر (بھی) اگر بات کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں "تجھ پر لعنت ہو اللہ کی، خاموش رہ"۔ ❷

ایک اور حدیث میں ہے کہ مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا نیکیوں کو اس طرح چبا ڈالتی ہیں جیسے چوپائے گھاس کو، یا جیسے آگ لکڑی کو۔ ❸

مسئلہ مسجد میں مشورہ کرنا ہو تو اس طرح بیٹھ کر مشورہ کر سکتے ہیں کہ مسجد کا ادب ملحوظ رہے اور کسی کی نماز میں خلل نہ آئے ، مسجد کی ضروریات مثلاً تقرر امام و تعیین اوقاتِ نماز وغیرہ کے متعلق مشورہ کرنا دنیا کی بات نہیں ہے۔ ❹

---

❶ مشکوٰۃ المصابیح: باب المساجد ومواضع الصلاۃ

❷ فتاوی رحیمیه: ج ۶، ص ۲۷۱

❸ فتاوی محمودیه: ج۲۲، ص۳۵۵ / المغنی عن حمل الاسفار: ص۱۰۷، رقم الحدیث: ۴۱۰

❹ فتاویٰ محمودیه: ج ۱۵، ص ۱۶۲

ادب: مسجد میں تصویر اور ویڈیو کشی نہ کرے۔ ❶ حدیث پاک میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر بنانے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ ❷

فائدہ اگر چہ تصویر اور ویڈیو کا بنانا ہر وقت نا جائز اور حرام ہے جس پر اہل حق علماء کی متفقہ رائے ہے، لیکن مسجد میں ہونے کی وجہ سے اس کی حرمت اور بڑھ جاتی ہے، اس تصویر اور ویڈیو کشی کی بیماری میں عوام و خواص دونوں ہی کم و بیش مبتلا ہیں۔ یہ ایسی سخت بیماری ہے جس کے متعلق حدیث پاک میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے پاس قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو سخت سے سخت تر عذاب ہوگا۔ ❸

ادب: مسجد میں اخبار پڑھنا اور نعرہ بازی کرنا جائز نہیں۔ ❹ حدیث پاک: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بازاروں کی طرح مسجد میں شور وغل کرنے سے بچو۔ ❺

ادب: مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان نہ کرے۔ حدیث شریف: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو اپنی گم شدہ چیز کا اعلان مسجد میں کرتے ہوئے سنے

---

❶ كتاب الفتاوى: ج۴، ص۲۶۷ / كتاب النوازل: ج۱۶، ص۵۰۳

❷ صحيح بخارى: كتاب البيوع، باب موكل الربا

❸ صحيح بخارى: كتاب اللباس، باب عذاب المصورون يوم القيامة

❹ فتاوى قاسميه: ج۱۸، ص۵۷۲ / فتاوى محموديه: ج۲۲، ۳۶۵

❺ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف واقامتها

تو اعلان سننے والا یوں کہے: اللہ تعالیٰ تیری گم شدہ چیز نہ لوٹا وے، اس لئے کہ مسجدیں ایسے اعلانوں کے واسطے نہیں بنائی گئیں۔ ❶

ادب: مسجد میں چھوٹے بچوں کو نہ لائیں۔ حدیثِ پاک: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اپنی مسجدوں کو بچوں اور پاگلوں سے بچاؤ۔ ❷

مسئلہ ایسے چھوٹے بچوں کو نہ لائیں جس سے مسجد کا ادب واحترام باقی نہ رہتا ہو، اور لانے والے کو بھی اطمینانِ قلب نہ رہے گا کہ نماز میں کھڑے ہوں گے مگر خشوع و خضوع نہ رہے گا، بچوں کی طرف دھیان رہے گا، ہاں اگر بچہ سمجھدار ہو، نماز پڑھتا ہو، مسجد کے ادب واحترام کا لحاظ رکھتا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ❸

مسئلہ مسجد میں ایسے چھوٹے بچوں کو تعلیم نہ دیں جو پاکی اور ناپاکی کی تمیز نہ کر سکتے ہوں، اور شور تماشہ کا خطرہ ہوتا ہو جو کہ ادب واحترامِ مسجد کے خلاف امور کا مرتکب ہونا ہے جو ناجائز اور ممنوع ہے۔ ❹

ادب: مسجد میں رکعت چھوٹ جانے کے خوف میں نہ دَوڑے۔ ❺

حدیث شریف: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اقامت سنو تو نماز کیلئے وقار اور اطمینان کو اختیار کئے ہوئے چلو اور دَوڑو نہیں پھر جس قدر نماز تمہیں مل

---

❶ صحیح مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب النهی عن نشد الضالة فی المسجد
❷ ابن ماجه: کتاب المساجد والجماعات، باب ما یکره في المسجد
❸ فتاوی رحیمیه: احکام المساجد و المدارس، ج۹، ص۱۲۰
❹ فتاوی قاسمیه: الفصل الحادی و العشرون، ج۱۸، ص۴۲۹
❺ صحیح بخاری: کتاب الجمعة، باب المشی الی الجمعة

جائے پڑھ لو اور جس قدر چھوٹ جائے اس کو پورا کرلو۔ ❶

ادب: مسجد میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں نہ ڈالے۔ ❷

حدیث شریف: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں ہو تو اپنی انگلیاں ہرگز ایک دوسرے میں نہ ڈالے، کیونکہ یہ شیطانی حرکت ہے، اور جب تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں ہوتا ہے تو وہ مسجد سے باہر جانے تک نماز ہی میں ہوتا ہے۔ ❸

ادب: مسجد میں ریح خارج نہ کرے۔ ❹

ادب: مسجد میں نہ ہنسے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد میں ہنسنا قبر میں تاریکی کا باعث ہے۔ ❺

ادب: مسجد میں نہ سوئیں۔ ❻

مسئلہ مسجد نماز کی جگہ ہے، سونے اور آرام کرنے کی جگہ نہیں۔ ❼ مسجد میں سونا معتکف اور مسافر کیلئے جائز ہے، دوسروں کیلئے مکروہ ہے۔ ❽ جو کوئی معتکف یا مسافر مسجد میں سوئیں ان کو مسجد کی چٹائیوں پر کپڑا وغیرہ بچھا لینا چاہئے تا کہ پسینے سے

---

❶ صحیح بخاری: کتاب الجمعة، باب المشی الی الجمعة

❷ سنن ابی داؤد: کتاب الصلاة، باب ما جاء فی الهدی فی المشی الی الصلاة

❸ مسند احمد: باقی مسند المكثرين، مسند ابی سعيد الخدریؓ

❹ کتاب الفتاوی: ج ۳، سوال: ۱۱۹۳

❺ کنزل العمال، رقم الحدیث: ۲۰۸۲۶

❻ فتاوی محمودیه: ج ۲۲، ص ۴۱۱

❼ فتاویٰ محمودیه: ج ۱۵، ص ۲۳۴

❽ آپ کے مسائل... مسجد کے مسائل: ج ۳، ص ۲۵۵

فرش خراب نہ ہو اور نیند کی حالت میں ناپاک ہونے کا خطرہ نہ رہے۔ ❶

ادب: مسجد میں بلا ضرورت ٹہلنا نہیں چاہئے، مستقلاً ٹہلنے کیلئے مسجد کو تجویز کرنا آدابِ مسجد کے خلاف ہے۔ ❷

ادب: مسجد کا پنکھا اور روشنی اصلاً نمازی کیلئے ہے، جب تک نمازی عامۃً نماز پڑھتے رہیں اس وقت تک استعمال کریں، اگر نماز کے علاوہ دیگر مقاصد کیلئے استعمال کریں تو اس کے معاوضہ میں مسجد کی خدمت کر دیا کریں یا (مسجد کے چندہ باکس میں کچھ روپے ڈال دیں)۔ ❸

ادب: مسجد میں کھانا نہ کھائیں۔ ❹

مسئلہ: مسجد اللہ کی عبادت کرنے کی جگہ ہے، کھانے پینے کی ہوٹل نہیں ہے، مسجد میں معتکف کے علاوہ کسی اور کیلئے کھانا پینا جائز نہیں ہے۔ ❺

ادب: مسجد کو گندہ نہ کرے۔ ❻

ادب: مسجد کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ حدیث شریف: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجد بنانے،

---

❶ آپ کے مسائل... مسجد کے مسائل: ج۳، ص۲۵۳

❷ فتاویٰ محمودیه: باب آداب المسجد، ج۱۵، ص۲۰۴،۲۰۵

❸ فتاویٰ محمودیه: باب آداب المسجد، ج ۱۵ ، ص ۲۳۸

❹❺ فتاوی دینیه: کتاب الصوم: فصل فی الاعتکاف: ج۳، ص۹۲

❻ سنن ابن ماجه: کتاب المساجد والجماعات، باب کراهية النخامة فی المسجد

انہیں پاک وصاف رکھنے اور خوشبو بسانے کا حکم دیا ہے۔ ❶

ادب: مسجد میں خرید وفروخت نہ کرے۔ ❷

ادب: مسجد میں تیر اور تلوار نہ نکالے (یعنی لڑائی جھگڑا نہ کرے)۔ ❸

ادب: نمازی کے آگے سے نہ گزریں۔ حدیث شریف: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو خبر ہوتی کہ کتنا بڑا گناہ ہوتا ہے، تو چالیس (برس) تک کھڑا رہنا اُس کے نزدیک بہتر ہوتا سامنے نکلنے سے۔ ❹

مسئلہ لیکن اگر نمازی کے سامنے ایک ہاتھ کے برابر یا اس سے زیادہ کوئی بڑی چیز کھڑی ہو تو اُس چیز کے سامنے سے گزرنا درست ہے۔ ❺

فائدہ بہتر یہ ہے کہ اپنی انفرادی نماز مسجد میں ایک بازو ہوکر یا اگلی صفوں میں پڑھے تاکہ نماز میں خلل نہ ہو اور لوگوں کو نمازی کے سامنے سے گزرنے کا وبال نہ ہو۔[۱]

ادب: مسجد میں موبائل فون بند رکھیں یا خاموش کردیں۔ ❻

فائدہ اسلئے کہ کال کے آنے سے گھنٹی بجنے پر نمازیوں کو خلل ہوگا اور لوگ عام طور پر موسیقی والی گھنٹی استعمال کرتے ہیں اگرچہ اسکا استعمال ہر جگہ ناجائز اور ممنوع ہے مگر

---

❶ سنن ابن ماجه: كتاب المساجد و الجماعات، باب تطهير المساجد و تطييبها

❷ سنن النسائی: كتاب المساجد، باب النهی عن البيع والشراء فی المسجد

❸ سنن ابن ماجه: كتاب المساجد والجماعات ، باب ما يكره فی المساجد

❹ سنن الترمذی: باب ماجاء فی كراهية المرور بين يدی المصلی

❺ صحيح بخاری: كتاب الصلاة ، باب سترة الامام سترة من خلفه [۱] مرتب

❻ کتاب الفتاوی: ج۴، سوال: ۱۴۲۹

مسجد میں ہونے کی وجہ سے بہت ہی زیادہ قابلِ مذمت اوراللہ کو ناراض کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہوگا۔ حدیث پاک: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کے مقاصد میں ایک مقصد یہ بھی بتایا تھا کہ مجھے مزامیر (یعنی موسیقی، گانا، میوزک وغیرہ) کو مٹانے کا حکم دیا گیا ہے۔ ❶

فائدہ بہتر ہے کہ مسجد میں موبائل فون کو بند رکھا جائے، تا کہ کال کے آنے پر مسجد میں مزامیر، نظم یا نعتیہ کلام کے بجنے سے لوگوں کی عبادات ومناجات میں خلل نہ ہو۔ یاد رہے خود کی نماز خراب ہونے کے ساتھ دوسروں کی نماز بھی خراب ہوجاتی ہے، دوسروں کی نماز میں خلل ہونے کا وبال بھی آپ کے ہی سر ہوگا۔[۱]

ادب: مسجد کو گرجا گھر کی مشابہت نہ دیں۔ حدیثِ پاک: نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا: وہ شخص ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں ہے جو غیروں سے مشابہت اختیار کرے۔ ❷

فائدہ آج کے دور میں یہ ایک نیا مسئلہ ہے کہ مسجدوں میں معذور اشخاص کیلئے کرسیوں کا انتظام کیا جارہا ہے تا کہ معذور لوگ اس پر بیٹھ کر نماز ادا کرسکیں۔اس سلسلے میں مسائل سمجھیں تا کہ ہماری عبادتیں قبولیت کا درجہ پاسکیں۔

مسئلہ جو شخص قیام پر قادر نہ ہو لیکن کسی بھی ہیئت پر زمین پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ کے ساتھ نماز ادا کرسکتا ہے تو اس کو زمین پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ کے ساتھ نماز ادا کرنا

❶ مشکوٰۃ المصابیح: کتاب الحدود، باب بیان الخمر ووعید شاربها ۱؎ مرتب

❷ سنن الترمذی: باب ماجاء فی کراهية اشارة الید بالسلام

ضروری ہے، کرسی پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ کے اشارے سے نماز ادا کرنا جائز نہیں، نماز نہیں ہوگی۔ ❶

مسئلہ اگر قیام پر قدرت ہے، لیکن گھٹنے کمر میں شدید تکلیف کی وجہ سے سجدہ کرنا طاقت سے باہر ہو یا وہ شخص جو زمین پر بیٹھنے میں قادر ہے مگر رکوع وسجدہ پر قدرت نہیں رکھتا تو یہ حضرات زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کریں، کرسیوں کو استعمال کرنا کراہت سے خالی نہیں، البتہ اگر زمین پر کسی بھی ہیئت میں بیٹھنا دشوار ہو تب کرسی پر نماز ادا کی جاسکتی ہے، کرسی استعمال کرنے کی صورت میں بھی عام سادہ کرسی پر نماز ادا کی جائے۔ ❷

مسئلہ زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا مسنون طریقہ ہے، اسی پر صحابہ کرامؓ اور بعد کے لوگوں کا عمل رہا ہے، نوے (۹۰) کی دہائی سے قبل تک کرسیوں پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا رواج نہیں تھا، نہ ہی خیر القرون سے اس کی نظیر ملتی ہے۔ ❸

مسئلہ بلا ضرورت کرسیوں کو مسجدوں میں لانے سے اغیار کی عبادت گاہوں سے مشابہت ہوتی ہے اور دینی امور میں ہم کو غیروں کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔ ❹

ادب: مسجد سے نکلیں تو بایاں پاؤں پہلے نکالیں اور یہ دعاء پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ۔ ❺

---

❶ ❷ ❸ ❹ دارالافتاء دارالعلوم دیوبند، فتویٰ نمبر: 723=233-6/1432/د

❺ صحیح مسلم: كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب مايقول اذا دخل المسجد

مسجد کی بے ادبی کوئی معمولی جُرم نہیں

جو مقامات اور جگہیں دینِ اسلام میں جس قدر معزز و محترم، فضائل و مناقب کے حامل ہوتے ہیں، ان کی بے ادبی و بے احترامی، عظمت و تقدیس کی پامالی بھی اسی قدر سنگین، قابل گرفت اور باعثِ عقاب و سزا ہوتی ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے: حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے قوم کی امامت کی، اتفاق کی بات اس نے قبلہ کی جانب تھوک دیا، جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچشم خود دیکھ لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دیکھ کر بڑی تکلیف ہوئی آپؐ نے سختی سے فرمایا کہ اس کو اب امامت نہ کرنے دینا، چنانچہ لوگوں نے اس کو دوبارہ امامت نہ کرنے دی، اس کو جب آپؐ کا واقعہ معلوم ہوا تو وہ دربارِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا، اور جو کچھ سنا تھا بیان کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی باتیں سن لیں اور اس کے بعد فرمایا، ہاں یہ درست ہے میں نے ہی روکا ہے اس لئے کہ تم نے مسجد میں تھوک کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت (یعنی تکلیف) دی۔ ❶

فائدہ اس واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسجد کی بے ادبی کوئی معمولی جرم نہیں ہے، یہ وہ جرم عظیم ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے باعثِ اذیت ہوتا ہے،

❶ مشکوٰۃ المصابیح: کتاب الصلاۃ، باب المساجد ومواضع الصلاۃ

اور اس جرم میں کسی عہدہ دار کو اس کے عہدہ سے معزول کر دیا جائے تو بجا ہے، بلکہ وہ اسی لائق ہے کہ اس کو جرم کا بدلہ ملنا چاہیئے۔

مسجد کی خدمت کا اجرِ عظیم

دینِ اسلام پاکی وصفائی کو پسند کرتا ہے اور اسکو نصف ایمان سے تعبیر کرتا ہے، چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پاکی وصفائی آدھا ایمان ہے۔❶

پس جو مقامات اللہ کی عبادات کیلئے مخصوص ہیں یعنی مساجد! جس کی صفائی وستھرائی کا خاص خیال رکھنا ہر نمازی کیلئے ضروری ہے۔ مسجد کا فرش، چٹائیاں اور مصلے، منبر ومحراب، دروازے اور کھڑکیاں، رحل والماریاں، الغرض مسجد کی تمام چیزیں صاف ستھری رکھی جائیں۔

حدیث پاک: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مسجد سے گندگی نکالے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔❷

فائدہ اس حدیث کو پڑھ کر ہر مسلمان کے دل میں مسجد کی خدمت اور اس کی صفائی کا

---

❶ صحيح مسلم : كتاب الطهارة ، باب وجوب الطهارة للصلاة

❷ سنن ابن ماجه: كتاب المساجد والجماعات، باب تطهير المساجد وتطييبها

جذبہ پیدا ہونا چاہئے کہ اس معمولی خدمت کا اجر اتنا بڑا نصیب ہوگا۔ اس تفصیل کا ماحصل یہ ہے کہ مسجد کو جو دربارِ الٰہی ہے ہر طرح کی گندگی، خس و خاشاک، تھوک، بلغم، گھناؤنی چیز اور شریعت میں جو بھی نجس اور تکلیف دہ ہے اس سے پاک وصاف رکھنا ضروری ہے، اور جو اس خدمت کو انجام دے گا، اللہ تعالیٰ کے یہاں سے اس کو بڑا اجر ملے گا۔ پھر یہ بھی واضح ہو جائے کہ خدمت باعثِ ذلّت نہیں ہے، بلکہ باعثِ عزت و رضائے الٰہی ہے اور یہ وہ عظیم الشان خدمت ہے جسے خود سرکارِ دوعالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے انجام دیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی۔

اسی علّتِ اذیت میں مکڑی کے جالے بھی آجاتے ہیں کہ آدمی طبعاً اس سے بھی تکلیف محسوس کرتا ہے، ہمارے زمانہ میں اس طرف توجہ دینے کی بڑی ضرورت ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عموماً دوشنبہ اور پنجشنبہ کو مسجد قباء جاتے تھے۔ ایک دن مسجد میں دیکھا کہ جھاڑو نہیں دی گئی، تو خود آپؓ نے کھجور کی شاخ لے کر مسجد کو صاف فرمایا، پھر لوگوں کو تاکید فرمائی کہ مسجد کو مکڑیوں کے جالے وغیرہ سے پاک وصاف رکھو۔ (مسائل مساجد)

تمت

اس کتابچہ کی طباعت واشاعت میں بغیر کسی تبدیلی کے عام اجازت ہے۔ [مرتب]

ماٰخذ و مراجع

اس کتاب کی ترتیب وتالیف میں درج ذیل کتب سے مدد لی گئی ہے۔ [مرتب]

۱	تفسیر قرطبی	۱۶	فتاوی محمودیہ
۲	معارف القرآن	۱۷	فتاوی ہندیہ
۳	صحیح بخاری	۱۸	فتاوی رحیمیہ
۴	صحیح مسلم	۱۹	فتاوی دینیہ
۵	سنن ابی داوٗد	۲۰	فتاوی قاسمیہ
۶	سنن ابن ماجہ	۲۱	نظام الفتاوی
۷	سنن النسائی	۲۲	کتاب الفتاوی
۸	سنن الترمذی	۲۳	آپ کے مسائل اور ان کا حل
۹	موطأ امام مالک	۲۴	فتوی دارالافتاء دارالعلوم دیوبند
۱۰	مشکوٰۃ المصابیح	۲۵	مسائل مساجد (مسائل رفعت قاسمی)
۱۱	المعجم الکبیر للطبرانی	۲۶	روضۃ الواعظین
۱۲	کنز العمال	۲۷	الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع
۱۳	ردالمحتار (فتاوی شامی)	۲۸	مدارج السالکین
۱۴	لوامع الانوار شرح کتاب الاذکار	۲۹	الآداب الشرعیہ
۱۵	المغنی عن حمل الاسفار	۳۰	مخزن اخلاق

اشتہار

Ad

"صدیقی قرآنی عملیات سینٹر" کا اجمالی تعارف

مستند اہل حق علماء کرام اور بے شمار عوام الناس کا با اعتماد عملیات سینٹر ہے، یہاں جادو، جنات، نظر بد، نفسیاتی مرض، جیسے امراض کا قرآن وحدیث کے بیش قیمتی ذخیرے کے ذریعہ مکمل علاج کیا جاتا ہے۔اور یہاں کی خاصیات میں سے شرک و بدعت اور تمام غیر شرعی کاموں سے مکمل اجتناب ایک خاصیت ہے۔ جن مریضوں کو سینٹر آنے میں دشواری ہوتی ہو یا دوسرے صوبے یا دوسرے ممالک میں رہتے ہوں اُن کو کوریئر کے ذریعہ علاج میں استعمال ہونے والی اشیاء پہنچائی جاتی ہیں اور بوقت ضرورت فون کال کے ذریعہ علاج مکمل ہونے تک رابطہ رکھا جاتا ہے۔

ضرورت مند حضرات رابطہ کریں: 7353636639

www.sqamaliyaat.blogspot.com

مقصدِ ترتیبِ کتاب

● موجودہ دَور میں وقت میں برکت کی کمی کی وجہ سے انسان کو مصروفیات سے فرصت کا ملنا دشوار ہوتا جارہاہے، چنانچہ انسان ایک محدود مصروفیات کی زندگی گزار رہاہے، اس لئے بڑی بڑی کتابوں کا مطالعہ کرنے کیلئے وقت کی کمی محسوس ہورہی ہے، اسی قلتِ وقت کو مدِنظر رکھتے ہوئے اس کتاب کی ترتیب دی گئی ہے کہ مختصر وقت میں پوری کتاب کا مطالعہ کیا جاسکے تاکہ مسجد سے متعلق اعمال میں آداب کا حُسن نمایاں ہو۔ بآسانی 40 سے 45 منٹ میں پوری کتاب کا مطالعہ پُراطمینان کیا جاسکتا ہے۔ اللہ عمل کی توفیق عطاء فرمائے... آمین

[مرتب]

Scan for download

ادب کی اہمیت اور مسجد کے آداب